

مسئلہ تراویح

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله اما بعد
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ لا تعداد، بے شمار درود و سلام ہو حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس پر۔ رمضان المبارک مسلمانوں کیلئے ایک بہت مقدس مہینہ ہے۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر روزے فرض کئے ہیں اور اسکی راتوں میں تراویح پڑھنا سنت موکدہ ہے (یعنی بلاوجہ اسکو ترک کرنے والا شخص گناہ گار ہے)۔ جیسا کہ فروعی مسائل کے حوالے سے امت میں اختلاف چلا آرہا ہے لہذا ہمارے ہاں تراویح کے مسئلے کو بھی ایک اختلافی مسائل کی صورت دے دی گئی ہے۔ آئیے اب ہم اس مسئلے کو احادیث کی روشنی میں حل کی جانب لیکر چلتے ہیں۔
تراویح کے حوالے سے امت میں دو موقف ہیں۔

- ۱۔ اہل سنت کے تمام فقہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے نزدیک ۲۰ رکعت تراویح سنت ہے
 - ۲۔ اہل حدیث (سلفی) حضرات کے نزدیک ۸ رکعت تراویح سنت ہے
- دلائل کی روشنی میں اہلسنت کا موقف زیادہ مضبوط ہے کیونکہ ۲۰ رکعت تراویح کے سنت ہونے پر اکثریت امت کا اجماع ہے۔ یہاں وضاحت کیلئے ایک اور بات بھی بڑی ضروری ہے کہ حدیث میں لفظ "تراویح" کہیں بھی نہیں آیا بلکہ تراویح کیلئے لفظ قیام اللیل اور صلوۃ اللیل استعمال ہوئے ہیں۔ لہذا جہاں بھی یہ الفاظ استعمال ہو رہے ہوں تو اسکا مطلب ہے کہ یہاں تراویح مراد ہے۔ آئیے پہلے ہم ۸ رکعت تراویح کے دلائل کا جائزہ لیتے ہیں۔

پہلی دلیل:

مَا كَانَ يَزِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا (بخاری: 1147)

ابو سلمہ بن عبد الرحمنؒ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رمضان کی رات میں رسول اللہؐ کی نماز کیسی ہوتی؟
امی عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان یا رمضان کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے
پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے پس انکے حُسن اور طول کو نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے پس انکے حُسن اور طول کو بھی نہ پوچھو پھر تین رکعت وتر بھی پڑھتے تھے۔

جواب:

- ۱۔ اس حدیث کو امام بخاریؒ سمیت تمام محدثین نے "تجد" کے باب (chapter) میں نقل کیا ہے۔
اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث تجد کے بارے میں ہے نہ کہ تراویح کے بارے میں۔

۲۔ اس میں رمضان اور غیر رمضان دونوں کا ذکر ہے جبکہ تراویح صرف رمضان میں ہی پڑھی جاتی ہے۔

۳۔ اس حدیث میں چار، چار رکعتوں کا ذکر ہے جبکہ تراویح تو دو، دو رکعتیں کر کے پڑھی جاتی ہیں۔

۴۔ اس روایت میں سائل حضرت عائشہؓ سے سوال کر رہا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے سوال کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ تہجد کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے (کیونکہ وہ گھر پر ہوتی تھیں اور حضورؐ کا معمول یہ تھا کہ وہ تہجد گھر پر ہی پڑھا کرتے تھے)۔ اگر تراویح کہ متعلق پوچھنا ہو تا تو کسی صحابی سے پوچھتے کیونکہ تراویح تو مسجد میں ہوتی تھی۔

لہذا ان تمام باتوں کو مد نظر رکھ کر یہ نتیجہ (Result) نکالا جاسکتا ہے کہ یہ حدیث تہجد کے بارے میں ہے نہ کہ تراویح کہ متعلق۔
آئیے اب ہم ۲۰ رکعت تراویح کے سنت ہونے کے دلائل کا جائزہ لیتے ہیں۔

پہلی دلیل:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَ عَشْرِينَ رَكْعَةً (موطا امام مالک: 252)

حضرت یزید میں رومان نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ کے دور میں لوگ ۳ رکعت (وتر) اور بیس رکعت (تراویح) پڑھا کرتے تھے۔
اس حدیث کے اوپر یہ اعتراض ہے کہ اسکی سند صحیح نہیں ہے۔

جواب:

امام فریابیؒ فرماتے ہیں کہ "إِسْنَادُهُ وَرِجَالُهُ مُؤْتَفَقُونَ" یعنی اسکی سند اور راوی تمام کے تمام ثقہ (صحیح) ہیں۔

دوسری دلیل:

وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ فِي سُنَنِهِ: وَكَثُرَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى مَا رَوَى عَنْ عُمَرَ، وَعَلَى وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَشْرِينَ رَكْعَةً، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيِّ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: وَهَكَذَا أَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّونَ عَشْرِينَ رَكْعَةً (ترمذی: 806)

امام ترمذیؒ نے اپنی سنن میں فرمایا: اکثر اہل علم کا مذہب بیس رکعت تراویح ہے جو کہ حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ، اور نبی اکرم ﷺ کے دیگر اصحاب سے مروی ہے اور یہی (کبار تابعین) سفیان ثوریؒ، عبد اللہ بن مبارک اور امام شافعیؒ کا قول ہے اور امام شافعیؒ نے فرمایا: میں نے اپنے شہر مکہ میں (اہل علم کو) بیس رکعت تراویح پڑھتے پایا۔

اس حدیث میں اکثر صحابہ کرام اور تابعین کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے بیس رکعت تراویح کو سنت سمجھا اور امام شافعیؒ نے فرمایا کہ پورے مکہ میں لوگ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

ایک اور من گھڑت جھوٹ:

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو جو تین دن تراویح پڑھائی تھی وہ آٹھ رکعتیں پڑھائیں تھیں۔ یہ بات بالکل جعلی اور بے دلیل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو ۲۰ رکعتیں تراویح پڑھائی تھیں۔ اسکی دلیل مندرجہ ذیل ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً سِوَى الْوُتْرِ (البیہقی: 4391)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔ اب اس حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ نبی کریمؐ نے بھی بیس رکعت تراویح پڑھی تھی۔ اور ویسے بھی ۲۰ رکعت تراویح پر اجماع امت ہے اور الحمد للہ 1400 سال سے حرمین شریفین میں بیس رکعت تراویح پڑھی جاتی ہے۔ جو لوگ بات بات پہ سعودیہ کا نام لیتے ہیں انہیں چاہیے کہ پھر ۲۰ رکعت تراویح بھی پڑھیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ واقعی وہ سعودیہ کو Follow کرتے ہیں۔

ہم لوگ جو ۲۰ رکعت تراویح پڑھتے ہیں وہ صرف اسی لئے کہ سارے صحابہ کا عمل ۲۰ رکعت تراویح پر ہے اور پھر صحابہ کے بعد تابعین اور تبع تابعین، محدثین، فقہاء اور بڑے بڑے آئمہ کرام کے عمل سے صرف ۲۰ رکعت تراویح کا ہی ثبوت ملتا ہے۔ لہذا ان تمام دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے جو نتیجہ نکالا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ سنت تراویح ۲۰ رکعت ہے۔ پس اگر کوئی اس سے کم پڑھ لے تو جائز ہے مگر جو سنت کا ثواب ہے وہ صرف ۲۰ رکعت پر ہی ملے گا۔

آئیے اب ہم چند مزید دلائل کا جائزہ لیتے ہیں:

نماز تراویح سے متعلق صحابہ و تابعین کا عمل:

۱۔ حضرت اعمشؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا معمول بھی بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھنے کا تھا۔ (قیام اللیل للمروزی ص ۵۱)

۲۔ حضرت حسن بصریؒ حضرت عبدالعزیز بن رفیعؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعبؓ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۵۸۲)

۳۔ حضرت عطاء بن ابی رباحؒ (جلیل القدر تابعی، جنہوں نے تقریباً ۲۰۰ صحابہ کرام کی زیارت کی ہے) فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں (صحابہ) کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے پایا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۵۸۲)

۴۔ حضرت ابراہیم نخعیؒ (جلیل القدر تابعی، کوفہ کے مشہور و معروف مفتی) فرماتے ہیں کہ لوگ رمضان میں پانچ ترویجہ سے بیس رکعت پڑھتے تھے۔

(کتاب الآثار بروایت ابی یوسف ص ۱۴)

۵۔ حضرت شیتربن شکلؓ (نامور تابعی، حضرت علیؓ کے شاگرد) لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔ (السنن)

الکبری للبیہقی ج ۲ ص ۶۹۴)

۶۔ حضرت ابوالخثریؓ (اہل کوفہ میں اپنا علمی مقام رکھتے تھے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت ابوسعیدؓ کے شاگرد)۔ آپ کے بارے

میں روایت ہے کہ آپ رمضان میں پانچ ترویجہ سے بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۵۸۲)

۷۔ حضرت سوید بن غفلہؓ (جنہوں نے حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ کی زیارت کی ہے)۔ آپ کے

بارے میں ابو الحصیبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہؓ رمضان میں پانچ ترویجہ سے بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ (السنن الکبری للبیہقی ج ۲

ص ۶۹۴)

ان تمام دلائل کے نتیجے سے ۲۰ رکعت تراویح کے سنت ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا۔ اگر پھر بھی کوئی اپنی مان مانی کرنا چاہے تو بس اس بات کا خیال ذہن میں ضرور رکھے کہ کل قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ وہاں کیا جواب دوں گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

آمین